محمد عمر فاروق

گناہوں کا کفّارہ

ہندوستان اور پاکستان نے برطانوی استبداد سے ایک ساتھ آزادی حاصل کی۔ دونوں ملکوں نے جمہوریت کو نظامِ مملکت کے طور پر اپنایا۔ ہندوستان میں جمہوری نظام بغیر کسی رکاوٹ کے آج بھی جاری ہے۔ جبکہ پاکستان میں اس نظام کو کبھی تقویت حاصل نہیں ہوئی اور پاکستان کے عمر کا نصف سے زائد دور فوجی حکومتوں کے سائے میں بسر ہوا۔ حکومتوں کی اکھاڑ پچھاڑ اتنی تیز سے ہوتی رہی ہے کہ عوام اب انتخابات سے ہی لاتعلق ہوتے جا رہے ہیں اور اس کے ذمہ دار دیگر اداروں کے علاوہ خود سیاستدان ہیں۔ جنھوں نے لوٹ مار کے وہ بازار گرم کیے کہ آج ملک ۳۲ ارب ڈالر کا مقروض ہو گیا ہے۔ سیاستدانوں کی ہوسِ اقتدار نے زندگی کے ہر شعبہ کو بری طرح پامال کیا۔ اب تمام اداروں میں کرپشن کا ناسور اس قدر پھیل چکا ہے کہ رشوت دیئے بغیر کوئی جائز کام بھی ممکن نہیں ہے۔ تمام محکموں کے منہ لقمۂ حرام کے اتنے عادی ہو گئے ہیں کہ رشوتوں کے انبار نگل جانے کے باجود جوں کے توں کھلے ہیں۔ اور عوام ہیں کہ سب کچھ لٹانے کے بعد بسترِ مرگ پر ایڑیاں رگڑ رہے ہیں۔ دوسری طرف انتظامیہ سے لے کر سیاستدان تک تمام "قومی درد مند" عیش و عشرت اور لہو ولعب میں غرق ہیں کہ نچلے طبقے کی پستی اور بے بسی سے ہی ان کی آرزوؤں کی دنیا شاد و آباد ہے۔

تسلیم کہ ملک و قوم کی بربادی میں صرف سیاستدان ہی مجرم نہیں ہیں۔ بلکہ بیورو کریٹ اور جاگیردار جیسے دورِ غلامی کے طبقات اور ان کے دیگر بیٹی بند بھائی بھی تمام اداروں سمیت برابر کے شریک ہیں۔ لیکن حقیقت کی نقاب کشائی کی جائے تو یہ ناقابلِ تردید سچائی جلوہ گر ہوتی ہے کہ یہ سب طبقے آپس میں خون کے رشتوں میں بندھے ہوئے ہیں اور یہ رشتہ داریاں ایک دوسرے کے بھرپور کام آتی ہیں۔ کیونکہ ملکی وسائل پر اجارہ داری ان کا مشترکہ مقصد ہے۔ مال و دولت اور اقتدار کا حصول ان کی منزلِ حیات اور قومی مسائل سے چشم پوشی اور اغماض ان کا شیوۂ ازلی ہے۔ کونسلر سے لے کر حکومتی سربراہ تک سبھی اس حمام میں ننگے ہیں اور انہیں کی مہربانیوں کی بدولت ملک کنگال اور عوام بے حال ہوتے جا رہے ہیں۔

حال ہی میں ایک اخبار کے فورم میں چند بڑے سیاستدانوں نے اپنی غلطیوں کا اعتراف ان الفاظ میں کیا ہے۔ "ہم غلطیاں نہ کرتے تو ملک کی تاریخ کچھ اور ہوتی۔ ہم ملک کو اچھا سیاسی ماحول دینے میں ناکام رہے۔ ہم ریاستی اداروں کو تباہ کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ ہم نے جاگیرداری نظام ختم نہ کر کے غلطی کی۔ ہم قانون کا پاس کرنے میں ناکام رہے۔ ہم نے عوام کو ملک کے معاملات سے واقف نہیں ہونے دیا۔ اور ایک دوسرے پر ذمہ داریاں منتقل کرتے رہے۔ نظریہ ضرورت کے ظہور نے ہمیں قومی ترقی سے دور کر دیا۔ ملک کو ایڈہاک بنیادوں پر چلایا گیا۔ جس سے مشرقی پاکستان علیحدہ ہو گیا"۔

بقیہ ۶ پر